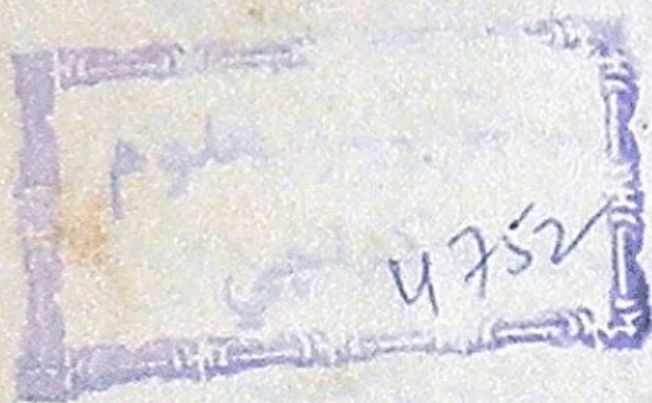


سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۶۴

File No 4
14

خدا پرستی اور مادیت

کی جنگ



www.kitabmart.in

HABIB ELECTRIC TRADING CO.

HABIB ELECTRIC TRADING CO.
لاہور

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی صاحب قید
مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲۰

کے سلسلہ اشاعت کا چونسٹواں مفید کتابچہ "خدا پرستی اور مادیت کی جنگ" آپ کے پیش نظر ہے جسے سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی صاحب قیامہ نظام الدین مجتہد العصر لکھنؤ نے تحریر فرما کر ہیں اشاعت کے لیے مرحمت فرمایا ہے۔

قارئین کرام کے لیے سرکار سید العلماء مظلہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے اس کتابچہ میں بھی اپنی مخصوص طرز نگارش سے کام لیا ہے پڑھنے والے کو انتہائی اختصار کے باوجود موضوع کی تشنگی محسوس نہیں ہوتی یہ خصوصیت سرکار سید العلماء مظلہ کے قلم حقیقت نظم کے علاوہ اور بہت کم نظر آتی ہے۔

آپ نے اس کتابچہ میں اس خیال کو غلط ثابت فرمایا ہے کہ آج کل دنیا میں مادیت ترقی کر رہی ہے اور خدا پرستی کا عقیدہ معدوم ہوتا جا رہا ہے۔ یقیناً کربلا کے میدان میں خدا پرستی اور مادیت کی فسیلہ کن جنگ ہوئی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ مادیت نظام کا سیلاب ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دنیا سے نابود ہو گئی لیکن روحانیت کو نہ اس وقت ختم کیا جاسکا اور نہ آئندہ ایسا ہو سکے گا۔

افراد ملت کی خدمت میں استدعا ہے کہ ایسے کتابچوں کو مشن کے رعائے میں پر خرید فرما کر اپنے ماحول اور مجالس میں مفت تقسیم فرمائیں تاکہ سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کی تعلیم سے دنیا والے آگاہ ہو سکیں۔

جنرل سیکریٹری

امامیہ مشن پاکستان اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلوة والسلام على
سيد الانبياء والمرسلين والاه الطيبين الطاهرين
من يومنا هذا الى يوم الدين —

آج کل اکثر حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ مادیت دنیا میں ترقی
کر رہی ہے۔ اور ایمان باللہ کا عقیدہ بہت کم ہوتا جاتا ہے۔ اس
سے ایک طرف تو پرستارانِ مادہ کلاہ فخر آسمان پر اچھالتے ہیں اور
بہ امید ظاہر کرتے ہیں کہ ایک وقت میں دنیا سے مذہب بالکل مٹ
جائے گا۔ دوسری طرف اہل مذہب پر مایوسی چھاتی ہے، اور
سمجھتے ہیں کہ اب ہم انتہائی کمزور ہو گئے ہیں۔

مگر کیا یہ خیال صحیح ہے؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے
دنیا میں خدا پرستی اور مادیت کی جنگ ہمیشہ سے جاری ہے اور انسان
جو کہ خود مادی خواہشوں میں اور مادیات کے شکنجہ میں اسیر ہے
اس لیے اکثر افراد ہمیشہ سے خدا کے منکر رہے ہیں اور وہ افراد
بہت کم رہے جو خدا کو واقعی مانتے ہوں لیکن یہ لوگ اپنے غم و
امادہ اور قوتِ ایمان و اعتقاد سے ہمیشہ اس جنگ میں کامیاب
ہوتے رہے۔ اور مادیت کو شکست ہوتی رہی۔

ہمارا لازمِ مہبت کے بڑھنے کا انتہائی شکوہ کرنا ویسا ہے

جیسے ہر زمانہ کا شخص اپنے زمانہ کے مصائب کا اور ہر عالم اپنے زمانہ
 میں ناقدری علم کا مرثیہ پڑھتا رہا ہے۔ اگر آپ ہر دور کے مصنفین
 کی کتابوں کو اٹھا کر دیکھئے تو اس میں اپنے زمانہ کا اس طرح
 دردناک الفاظ میں تذکرہ ہے۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس حالت
 سے بدتر حالت آہی نہیں سکتی۔ ہم ان الفاظ کے لحاظ سے اگر
 رفتار تنزل کی بناء پر اپنے زمانہ کا قیاس کریں تو چاہیے کہ ہمارے
 وقت میں ایک لفظ بھی اچھائی کا باقی نہ رہے۔ اس سے معلوم ہوتا
 ہے کہ یہ صرف نتیجہ ہے اس بات کا کہ انسان کو اپنے سامنے کے
 واقعات سے تکلیف زیادہ پہنچتی ہے اور وہ اس کی قدر زیادہ کرتا ہے
 اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بدتر حالت کبھی نہ آئیگی۔ حالانکہ
 حقیقتاً حالات تقریباً یکساں ہوتے ہیں۔ اور ان میں کوئی خاص
 فرق نہیں ہوتا۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کس زمانہ میں یہ مادیت نہیں تھی
 عقائد میں مادہ رہا، افعال میں رہا۔ عقیدہ میں خدا کا نام زبان پر
 لیکن سے

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ
 خود بر سر بازار خسریاں بر آمد
 کیا اس کے معنی خدا کو بھی مادی ذرات بنالینا نہیں ہے
 وہی مادہ تھا جس نے بتوں کے سامنے سر جھکوا دیے۔ اسی مادہ

کے ساتھ تعلق کا قائم ہونا۔ ان چیزوں کے ساتھ ذہن کا مانوس ہونا کوئی فلسفی حکیم ہے، اس نے نظریات کے ذریعہ سے ظاہر کیا۔ کوئی سطحی نظر والا ہے۔ اس نے افعال سے ظاہر کیا۔ ہر محبوب شے کو دیکھ کر اس کے سامنے جھک گئے۔ ہر بڑی چیز کو دیکھ کر اپنے سے بلند سمجھنے لگے۔ آفتاب کی پرستش کی گئی۔ ماہتاب کی عبادت ہوئی بتاؤں کو معبود مانا۔ اس کے مقابلہ میں دلیل بھی وہی پیش کی گئی جو مادیت کے بطلان کا ذریعہ ہے۔ یعنی یہ کہ متغیر چیز خدا نہیں ہو سکتی۔

ملاحظہ ہو حضرت ابراہیمؑ کی بحث جس کا قرآن میں تذکرہ ہے۔ فلما جنّ علیہ الیل رأى کو کیا قال هذا رقی فلما اقل قال لا احب الا فلیت۔

”جس وقت شب طاری ہوئی ستارہ سامنے آیا، کہا کہ یہ میرا رب ہے۔ جب اس نے غروب کیا، کہا میں غروب کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اسی طرح چاند اور سورج دونوں کی ربوبیت کو ایک ایک کر کے بطل کیا۔ اور اس کے بعد کہا۔

انّی و جہت و جہی للذی فطر السموات والارض حنیفا
وما انا من المشرکین۔

”میں نے اپنا رخ پھیرا ہے اس ایک ہستی کی طرف جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ میں ہرگز مشرکین میں سے نہیں ہوں۔“
یہ مادیت ہی تھی جس کے پیش نظر مقدس کتابوں میں ایسی

باتیں شامل کر دی ہیں جو ہرگز جلال الہی کے لیے مناسب نہیں ہیں
جیسے تو ریت میں حضرت آدم کے قصہ میں جہنمت انھوں
نے گہیوں کھایا، تمام جسم عریاں ہو گیا۔ لکھا ہے کہ آدم کو خدا اٹھاتا ہوا
اس باغ کے اندر دکھائی دیا۔ وہ سیر و تفریح کے لیے باغ میں آیا
تھا۔ آدم کو فطرتاً شرمندگی محسوس ہوئی۔ درخت کے اندر چھپ گئے
خدا نے آواز دی۔ "تم کہاں ہو؟" آدم نے کہا میں درخت کی
جھاڑی میں چھپا ہوا ہوں۔

یہ کس نے خدا کا اس طرح کا تصور پیش کرایا ہے۔ یہ دی
مادیت کے ساتھ انسان کی محبت ہے۔

اسی طرح یہ کہ حضرت یعقوب سے رات بھر خدا نے کشتی لڑی
حضرت یعقوب بھی ایسے تھے کہ رات بھر لڑا کیے اور کوئی مغلوب نہ ہوا

جب صبح قریب ہوئی تو خدا نے کہا، بس مجھے اب چھوڑ دے۔ یعقوب
نے کہا میں تو نہ جانے دوں گا۔ مجھے برکت دیتا جا۔ اسی بنا پر لقب
"اسرائیل"۔ "ایل" کے معنی عبرانی میں ہیں "خدا کے"۔ اور "اسرائل"

معنی ہیں قوت کے۔ یہ مادیت ہی کے جذبات تھے جنہوں نے خدا
لیے حلول کی اجازت دی کہ خدا مختلف جسموں میں حلول کرتا ہے

نمایاں ہوتا ہے۔ درختوں میں نمایاں ہوتا ہے۔ جس میں کبھی
زیارت کرادی وہ ہمیشہ کے لیے مقدس ہو گیا۔ اس کے

کے ذکاوت سے

نفسیت اندر جامہ ام غیر از خدا
لا الہ الا انا ہا فاعبدون

”میرے ان کپڑوں میں خدا کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ آؤ سب میری عبادت کرو۔“

یہ کیا ہے، وہی خدا کی ہستی کو اس کے ”تسزیمہ“ و ”تقدیس“ کے درجہ سے گرا نا اور تقالض سے متصف کرنا۔ ان تمام عقائد میں مادہ کی کارفرمائی مطلق۔ اسی طرح افعال و اعمال سے دنیا میں ہمیشہ خدا کے انکار کا مظاہرہ ہوتا رہا۔ ہمیشہ دنیا اپنے افعال سے یہ ثابت کرتی رہی کہ وہ خدا کی قائل نہیں ہے۔ وہ فرعون کی فرعونیت خدا سے انکار ہی پر مبنی مطلق۔ اس کا یہ کہنا۔ یا ہامان ابن لی صر حال علی اطلع الی اللہ موسیٰ و اتی لا ظنہ من الکاذبین۔

”اے ہامان! میرے لیے ایک قلعہ بنا دے۔ شاید میں چڑھ کر خدائے موسیٰ کو دیکھ سکوں۔ اور میں تو انھیں جھوٹا سمجھتا ہوں۔“

اس کے معنی یہ ہیں کہ وہی تصور سامنے ہے کہ خدا اگر ہے تو بلندی پر بیٹھا ہوا ہوگا۔ اور قلعہ پر سے دکھائی دیگا۔ اس کے بعد خدا کے نہ ماننے ہی کا نتیجہ تھا کہ دنیا کو نہ ماننے کی دعوت دے رہا ہے۔ یہ کہہ کر اتنی لاعلمی کہ من الہ غیری

میں تمہارے لیے کوئی خدا نہیں جو اس کے لیے
یہ درحقیقت اس کے خیالات تھے جو زبان سے نکلتے تھے
یہ اس کی جرأت تھی کہ اس نے اعلان کر دیا۔ ورنہ دنیا میں ہر زمانہ
کے فرعون اپنے اعمال سے ثابت کرتے رہے ہیں کہ وہ اپنے
خود معبود سمجھتے ہیں۔ اور دنیا والے ہمیشہ اپنے اعمال سے
اس بات پر حیرت کرتے رہے ہیں کہ بس آپ ہی آپ ہیں اور
کوئی بھی نہیں۔

یہی جذبہ جب حد سے بڑھا اور اندیشہ نہیں باقی رہا تو زبان
سے ظاہر ہو گیا۔ اگر زبان سے اظہار میں اندیشہ ہوا تو عمل سے
ظاہر ہوا۔ اس کے خلاف خدا کے وجود کے بارے میں گواہی
ہر زمانہ میں خدا کے بندے دیتے رہے اور اپنے عمل سے
ثابت کر دیا کہ دنیا کی تمام طاقتیں بیچ ہیں۔ اس کے مقابلہ میں
اور صرف ایک سہتی ہے جو ان سب سے بالاتر ہے۔ آج دنیا
کہتی ہے کہ آنکھوں سے جو چیز نہیں دیکھی گئی ہو اس کا یقین
کیونکر ہو سکتا ہے۔ مگر مشاہدہ بتاتا ہے کہ آنکھوں سے نہ دیکھنے
کے بعد بھی کبھی وہ یقین ہوتا ہے جو دیکھنے کے ساتھ اکثر نہیں
ہوتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ آنکھوں سے دیکھنے کی تمام چیزیں
انسان کو روک رہی ہیں۔ ایک اقدام سے اور کوئی مغربی طاقت
ہے۔ جو محرک ہے۔ اور اس صورت میں انسان تمام مادی چیزیں

سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اور اس غیبی طاقت کے اشارہ پر کام کرتا ہے۔

www.kitabmart.in

وہ فرعون کا دربار اور وہ آثارِ سلطنت، وہ تمام شان و شوکت اور وہ جاہ و جلال، اس میں موسیٰ و ہارون دو خدا کے بندے اور وہ ایسی آزادی سے پیغام پہنچا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام چیزیں شان و شوکت کی کچھ بھی نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ سلطنت جس کو آنکھیں دیکھ رہی ہیں کوئی اثر نہیں ڈال رہی ہے۔ مگر وہ طاقت جو دکھائی نہیں دیتی ہے اس کا احساس گہرے ہوئے ہے۔

وہ فرد کا دربار، اس میں ابراہیمؑ۔ ابراہیمؑ اکیلے نہ کوئی موسیٰ و ہارون۔ اگر اس آنکھ سے دیکھی ہوئی طاقت سے مرعوب ہوتے جس کا نام تھا فرد اور غیبی طاقت پر اعتقاد نہ رکھتے ہوتے تو کیا یہ استقلال پیدا ہوتا؟ مگر نہیں وہ تختِ سلطنت پر کہ رہا ہے کہ درحقیقت جو کچھ بھی اقتدار ہے وہ مجھ کو حاصل ہے۔ اور ابراہیمؑ سے کہتا ہے کہ خدا کے وجود کا کیا ثبوت ہے۔ ابراہیمؑ کہتے ہیں۔ "رَبِّی الَّذِی حَسْبِی دَمِیْتُ" میرا خدا وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ "وہ کہتا ہے یہ تو میرا کام ہے۔ میں جلاتا ہوں، اور مارتا ہوں۔" ابراہیمؑ کہتے ہیں۔ ان الله یأتی بالشمس

من المشرق فأت بها من المغرب
کو مشرق سے نکالتا ہے ، اگر تو خدا ہے تو مغرب سے
نکال دے ۔ "فبہت الذی کفر" ۔ یہ سن کر وہ بہت

www.kitabmart.in

ہو جاتا ہے ۔
یہ مقابلہ الہیات کا اور مادیات کا دنیا میں ہمیشہ قائم
رہا ہے ۔ ادھر دنیا والے اپنے عمل سے ثابت کرتے
رہے اور اعلان کرتے رہے کہ خدا کچھ نہیں ۔ ادھر
خدا کے ماننے والے اپنے عمل سے ثابت کرتے
رہے کہ یہ دنیا کچھ نہیں ۔ اور جو کچھ ہے وہ وہی ہے
وہ مادیت تھی ۔ جو یحییٰ کے سر پر "تلوار چلا رہی تھی
اور وہ اکہیت تھی جو یہ سمجھنے کے بعد کہ میرا قتل یقینی
اپنا سر پیش کر رہی تھی ۔ یہ بھلا ایک موشوم چیز انسان
پر اپنا اثر ڈال سکتی ہے ۔ کیا ایک وہمی چیز انسان
طاقت و جبروت کے مقابلہ میں قائم و برقرار رکھتی ہے
یہ وہی ہے جو میں کہہ رہا تھا ۔ کہ خدا کے ماننے والے خدا
کو ہزار حقیقتوں سے زیادہ یقینی چیز سمجھتے ہیں ۔ جو خدا
پر گمان پر ، وہم پر نہیں قائم ہے ۔ بے شک انکار خدا
سرمایہ لاعلمی ہے ۔ مگر خدا کا اقرار علم و یقین پر مبنی ہے
جو انکار تھا ۔ مادیت ہی کے نقطہ نظر سے

ہو ولید بن نیرید بن عبد الملک کی زبان سے کہلوا رہا تھا۔
 نقل للہ یمنعنی طحانی: وقل للہ یمنعنی شہابی
 (یعنی) کہو خدا سے میرا کھانا پینا بند کر دے۔ میں تو
 شرابخوری ہی میں زندگی گزاروں گا۔

www.kitabmart.in

اور قرآن مجید میں جو فال دیکھی اور یہ آیت نکلی:-
 واستفتحوا وخاب کل جبار عنید، تو قرآن کو
 بھاڑ ڈالا۔ اور یہ شعر پڑھے:-

اتو عد کل جبار عنید فها انا ذالک جبار عنید
 اذ اما جئت ربک یوم حشر فقل یا رب ترقتنی الولید
 کیا تو ہر سرکش اور معاند کو دھکیاں ہی دیتا ہے۔ اچھا تو
 دیکھ کہ میں سرکش اور معاند ہوں۔ جب تو اپنے خدا کے
 پاس قیامت کے دن جانا تو کہ دینا کہ مجھے ولید نے بھاڑ
 ڈالا تھا۔

یہ ہے انکارِ خدا کا منظر ہرہ۔ یہی وہ انکارِ خدا تھا۔
 جو رسالتِ نبی کے مقابلہ میں دنیا والوں کی زبان سے یہ
 کہلواتا تھا کہ جتنی دولت لینا ہو اے لیجیے۔ اور جس بڑے
 سے بڑے عرب خاندان میں آپ کہیں شادی کر دیں۔
 مگر آپ پیغامِ توحید نہ پہنچائیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ
 جو کچھ سمجھتے تھے وہ دنیوی چیزوں کو سمجھتے تھے

اس کے علاوہ اور کچھ نہ جانتے تھے۔ مگر یہ خدائی علی طاقت
 تھی۔ جس نے کھلوا دیا۔ رسولؐ کی زبان سے کہ اگر میرے
 ایک ہاتھ پر آفتاب رکھ دو۔ اور ایک پر مانتاب اور
 مجھ سے یہ توقع رکھو کہ میں اپنے الہی پیغام سے باز
 آجاؤں تو یہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ
 دنیا کچھ بھی نہیں اور وہ جسے دیکھا نہیں، وہی سب کچھ
 ہے۔ یہ کیا تھا کہ ڈھیلے پھینکے جاتے ہیں پتھر پھینکے
 جاتے ہیں۔ خون بہنے لگتا ہے۔ ذلت کی جاتی ہے
 خود ارشاد ہوتا ہے:-

www.kitabmart.in

ما اودی نبیّ قط کما اودیت۔
 کسی نبی کو اتنی تکلیفیں نہیں پہنچیں، مستقل تکلیفیں
 ایک انسان کے لیے قتل کیا جانا آسان ہے مگر اس طرح کی
 قلبی تکلیفیں سخت ہوتی ہیں۔
 پھر ملاحظہ ہو کہ وہ مادیت ہی تھی جو عمر سعد کی طرف سے
 لوگوں کو گواہ بنا رہی تھی۔ "گواہ رہنا کہ یہ پہلا تبر ہے جو میں
 حسینؑ کے لشکر پر لگاتا ہوں۔" اور وہ خدا کا پورا عقیدہ
 جو حسینؑ سے کھلوا رہا تھا۔ اللہم اشہد علی ہذا
 القوم۔ "خداوند اس قوم پر گواہ رہنا۔"
 عمر سعد صرف اس سامنے کی جماعت کو سب کچھ سمجھاتا تھا

اس لیے اس نے گواہی کے لیے ان کو پکارا۔ مگر وہ خدا کا مانتے والا کسی ایک غیبی طاقت کو حاضر سمجھتا تھا۔ اس لیے اس نے اپنا گواہ اسے قرار دیا۔ گواہیاں دونوں کام آئیں گی۔ مگر وہ دنیا میں کام آئے گی جو فانی ہے اور یہ آخرت میں کام آئے گی جو باقی ہے۔ وہ خدا کا انکار تھا جو بھرے ہوئے دربار میں حاکم شام کی زبان سے کھوار ہا تھا۔

www.kitabmart.in

ابن اشیاخی بیدار شہدا جزع الخرج من وقع الہاسل
 "کہاں میں ہمارے وہ بزرگ جو جنگِ بدر میں مارے گئے۔ وہ آج دیکھتے کہ کس طرح ہم نے نیزہ بازی و شمشیر زنی میں کار نمایاں انجام دیے۔"

بعت ہاشم بالملک ولا خبر جاء ولا وحی نزل
 "یہ بنی ہاشم نے سلطنت کا ایک کھیل کھیدا تھا۔ حالانکہ نہ کوئی خبر آئی تھی اور نہ کوئی وحی اتری تھی۔"

لست من خداف ان لم انتقم من بنی احمد ما کان فعل
 "میں اپنے باپ دادا کی اولاد سے نہیں اگر احمد کی اولاد سے بدلہ نہ لوں۔ اس کا جو انھوں نے بدر و احد میں کیا تھا۔"
 اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا کوئی چیز نہیں ہے۔ جو کچھ ہے دنیا ہے جو کچھ ہے وہ اسی دنیا کا اقتدار ہے۔ اس کے بعد جو کچھ بھی اعمال و افعال کا محرک ہے۔ وہ وہی حیوانیت و انتقام

ہو س، طمع، لالچ، ان ہی سب کے باعث سب کام بے
 جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی چیز ہے ہی نہیں جو محرک
 عمل ہو۔ لیکن وہ کہ جو خدا کے ماننے والے تھے۔ انہوں
 نے دکھلا دیا کہ سلطنت کوئی چیز نہیں۔ حکومت کوئی چیز
 نہیں۔ اقتدار کوئی چیز نہیں۔ اعزاز کی محبت کوئی چیز نہیں۔
 اولاد کی محبت کوئی چیز نہیں۔ ابر و کوئی چیز نہیں۔ جو کچھ
 وہ وہی ہے جو سب کا خالق ہے جو سب کا پیدا کرنے والا ہے
 آج مادی دنیا کو آنکھیں کھول کر دیکھنا چاہیے کہ کس کا
 نقطہ نظر صحیح تھا۔ اور کس کا غلط۔ یعنی وہ مادی قصر جو سلطنت
 کی چوٹیوں پر قائم کیے گئے تھے وہ سلطنتی اقتدار جو دنیا کے
 حصے سے پر قائم تھا وہ دنیا میں کتنا طاقتور رہا۔ اور کتنے دن اس
 کو بقا رہی۔ اور وہ خیال جو مادی نقطہ نظر سے لاشے پر مبنی تھا
 اسے دنیا میں کتنا ثبات و استقلال حاصل ہوا۔
 آج وہ قصر ملیا میٹ ہو گئے۔ لیکن وہ خدائی قصر دنیا میں اس
 طرح نمایاں ہوا کہ اقوام عالم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور اس
 کی عظمت کا احساس کرتے ہیں۔ اور یہی خاص پہلو ہے
 واقعہ کر بلا کا جس کی بنیاد پر یہ کہنا درست ہے کہ ازل سے
 لے کر اس وقت تک مذہبیت اور مادیت۔ الہیت اور
 کفر کا یہ جہاد ہے۔

راتنی بڑی فتح دنیا کی طاقتوں کے مقابلہ میں کبھی حاصل نہیں ہوئی۔
 مٹی۔ جتنی بڑی فتح واقعہ کر بلا میں حاصل ہوئی۔ اور اس لیے
 دنیا کے جتنے اہل مذہب ہیں خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں
 ان کو مذہبی احساس کی قوت دکھلا دینے کے لیے واقعہ کر بلا کی
 یادگار قائم کرنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ مادیت کے مقابلہ میں
 عملی کامیابی جیسی کر بلا میں حاصل ہوئی۔ اس کی مثال دنیا کے پردہ
 پر ناپید ہے۔ اگر یہ دنیا ہی کوئی چیز ہے اور اس کی بادی طاقتیں
 ہی سب کچھ ہیں۔ تو کیا حسین کے مٹاتے ہیں کوئی کسر بھی رہ
 کئی تھی؟ اور کیا نیرید کی فتح و ظفر میں کوئی کمزوری سمجھی جاسکتی تھی؟
 مکمل کامیابی! مگر وہ آنکھوں سے نہ دیکھی ہوئی طاقت ہے
 جس نے فنا کو بقا بنا دیا۔ موت کو حیات بنا دیا۔ وہی جو مٹ
 گیا تھا ہمیشہ کے لیے باقی رہا۔ اور وہ کہ کامیاب ہوا تھا ہمیشہ
 کے لیے فنا ہو گیا۔ وہ جن کو فتح حاصل ہوئی تھی۔ آج ان
 کی طرف نسبت رکھنے والے شرماتے ہیں، منسوب ہونے سے
 اللہ وہ جو مٹا دیے گئے تھے، جن کا نام لینا جرم تھا، آج ان
 کی طرف غلط نسبت دینا بھی فخر سمجھا جاتا ہے۔ جا کر دیکھ
 لیجئے دمشق کے قصر حکومت کو اور تاجدار دمشق کی آخری خوابگاہ
 کو یہ کیا ہے کہ کوئی زبان سے خواہ کسی مصلحت سے ان لوگوں
 کو اچھا کہے لیکن وہاں جا کر خود ضمیر اجازت نہیں دیتا، رُخ

کرنے کی اور متوجہ ہونے کی، لیکن وہ کہ جسے دنیا لے مٹا دیا
 تھا، اور اس کے ساتھ ان حقوق کو بھی نظر انداز کر دیا تھا، جو
 ہر مسلمان کو ہر مسلمان پر حاصل ہیں جا کر ذرا دیکھ لیجئے اس نے
 جنگل کو کاشانہ بنا دیا۔ سنسان میدان اور ریتی زمین جو آج دن
 کا تیلہ مقصود بنی ہوئی ہے۔ شانان دنیا کے سرخم ہوتے ہیں
 اور سلاطین عالم کے دل متوجہ ہوتے ہیں۔ یہ ہمیشہ کے لیے
 مادیت اور روحانیت کی جنگ کا ایک فیصلہ ہے۔ جو آپ
 کے سامنے ہے اور آپ کی آنکھوں کے سامنے محفوظ ہے
 آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ مادیت میں کتنی طاقت ہے
 اور روحانیت میں کتنی قوت ہے۔

www.kitabmart.in

حسینی فنڈ

امامیہ مشن پاکستان کے قیام کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اسلام
 اصلی خدو خال کو واقعہ کر بلا کی روشنی میں اقوام عالم کے سامنے
 جائے چنانچہ آپ کا یہ تبلیغی ادارہ اقتضائے وقت کے مطابق عامیانہ مناظرہ کی ڈگری پر
 اخلاقی اور تاریخی حقائق کے ساتھ نشرِ حسینیت میں مصروف ہے۔ عوام الناس کو شہادتِ عظمیٰ کی
 سزا کیلئے امامیہ مشن پاکستان نے اس سال حسینی فنڈ کے اجرا کا فیصلہ کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اس
 پر ہزاروں رسائل مجاہدین عزاء اور جلوہ سول میں مفت تقسیم ہو جائیں۔ اور یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے
 آپ انفرادی یا اجتماعی طور پر اس فنڈ میں دل کھول کر حیدر دیں۔ حقوڑی سی تھوڑی رقم بھی شکر
 کی جابجائی اس کے بدل میں مسئلہ رقم سے دو کتنی قیمت کے رسائل محرم سے کچھ اور پہلے آپ کی خدمت
 جائیں گے تاکہ آپ انکو مفت تقسیم کر سکیں۔ ہر عاشقِ امام مظلوم کی اس تعمیری خدمت کی طرف
 جنرل سیکرٹری امامیہ مشن پاکستان اردو بازار لاہور
 ہونا چاہیے۔